۷۲

بہتر فرقے ہمیشہ جہنّم میں

مُصنّف
مولانا رضوان احمد نوری شریفی

الجامعة البرکاتیه

باسمہٖ تعالیٰ

مصنّف

الجامعۃ البرکاتیہ

پوسٹ گھوسی ضلع مئو (یو. پی.)

ناشر

آل انڈیا بزم گلزارِ ملّت ناگ پور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب : بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں

مصنف : مولانا رضوان احمد صاحب نوری شریفی
شیخ الادب دارالعلوم اہلسنت شمس العلوم
وبانی الجامعۃ البرکاتیہ پوسٹ گھوسی ضلع مئو۔(یوپی)

کمپوزنگ : محمد بلال اشرف قادری گھوسی

تعداد : گیارہ سو

سن طباعت : ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ/اکتوبر ۲۰۱۳ء

صفحات : ۱۱۲

قیمت :

ملنے کے پتے

کتب خانہ امجدیہ

۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔ ۶

تقریظ جلیل

قاضی القضاۃ تاج الشریعہ حضور **مفتی محمد اختر رضا خان** صاحب قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتئ اعظم، أفاض اللہ علینا من برکاتہما۔
صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء وصدر مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ الکرام أجمعین
ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین۔

میں نے زیر نظر کتاب ''بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں'' کا پیش لفظ پڑھوا کر بغور سنا، اس سے پہلے اس مضمون کی کچھ قسطیں بھی سن چکا ہوں، بحمدہ تعالیٰ یہ رسالہ اہل سنت و جماعت کیلئے بہت مفید ہے خصوصاً اس کا پیش لفظ جس میں پوری کتاب کا اجمالی جائزہ لیا گیا سب سے پہلے پڑھنے کے قابل ہے۔ مجیب سلمہ القریب المجیب نے مذہب اہل سنت و جماعت کی خوب تائید کی اور حدیث افتراق امت کا صحیح مفہوم آیات واحادیث سے اور شراح حدیث کے اجماعی کلمات سے خوب آشکار کیا، اور اس خودساختہ تحقیق جس کے اندر صلح کلیت کو چھپانے کی کوشش کی گئی اور بزور زبان اسی کو مفہوم حدیث ٹھہرانا چاہا اس کا پردہ فاش کیا۔ اس خودساختہ تحقیق کی حمایت پر مضمون نگاری ونشر واشاعت کے ذریعہ سے جو لوگ کمر بستہ ہوئے وہ بھی بے نقاب ہوئے، عوام اہل سنت اس پیش لفظ کو بار بار پڑھیں اور جو افراد صلح کلیت کی حمایت پر کمر بستہ ہیں اور اس کے لیے وہ جو وسائل اختیار کر رہے ہیں ان سے ہوشیار رہیں اور مسلک اہل سنت جس کا دوسرا نام اس دور میں مسلک اعلیٰ حضرت ہے پر قائم رہیں اور اپنی شناخت برقرار رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے اور اس کتاب کو قبول عام بخشے "ویرحم اللہ عبدا قال آمینا"۔ قال بفمہ و أمر برقمہ۔

محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ القوی
۲۵ر جمادی الأولی ۱۴۳۴ھ مطابق ۸ر اپریل ۲۰۱۳ء

جنت میں اور اور ایک گروہ جہنم میں) یہاں بھی ہمیشگی ہی کا معنیٰ مراد ہے۔

اور حدیث افتراق امت میں بھی خوش عقیدگی کی وجہ سے جنت میں اور بد عقیدگی کی وجہ سے جہنم میں جانے کا ذکر ایک ہی ساتھ ہے چنانچہ ارشاد ہے "كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِداً" اور ایک روایت میں صراحۃً یوں ارشاد ہے "اِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ ووَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ" (بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ جماعت ہے)

بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اس کی تائید میں آخری بات کرنے کے بعد ان عقائد کو بیان کیا جائے گا جن کی وجہ سے کافر و مرتد ہمیشہ جہنم میں رہیں گے پھر فرقوں کو بیان کیا جائے گا۔

آخری بات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات ملاحظہ فرمائیں

(۱) اِنَّ النَّاسَ دَخَلُوْا فِي دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجاً وَسَيَخْرُجُوْنَ مِنْهُ اَفْوَاجاً[۱] (بیشک لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوئے اور عنقریب اس سے جوق در جوق نکل جائیں گے) اس حدیث کو امام احمد قدس سرہٗ نے اپنی مسند میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے

(۲) لَيَكْفُرَنَّ اَقْوَامٌ بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ[۲] (کچھ قومیں ایمان لانے کے بعد ضرور کافر ہو جائیں گی) اس حدیث کو تمام اور ابن عساکر نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(۳) سَيَاتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ مِنْهُمْ اَلْفُ رَجُلٍ

[۱] کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۲۴

[۲] کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۷۶

وَزِيَادَةٌ لَا يَكُوْنُ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ[۱] (عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجد میں ایک ہزار اور اس سے زیادہ لوگ نماز پڑھیں گے مگر ان میں کوئی مومن نہیں ہوگا) اس حدیث کو دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(۴) فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۱۵ ص ۲۲ "عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلَ آنِفاً فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ قُلْتُ اَجَلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فَبِمَ ذَاكَ يَاجِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اُمَّتُكَ مُفْتَتَنَةٌ بَعْدَكَ بِقَلِيْلٍ مِّنَ الدَّهْرِ غَيْرِ كَثِيْرٍ قُلْتُ فِتْنَةُ كُفْرٍ أَوْ فِتْنَةُ ضَلَالَةٍ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ قُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ ذَاكَ وَ أَنَا تَارِكٌ فِيْهِمْ كِتَابَ اللهِ قَالَ بِكِتَابِ اللهِ يَضِلُّوْنَ وَأَوَّلُ مِنْ قِبَلِ قُرَّائِهِمْ وَأُمَرَائِهِمْ يَمْنَعُ الْأُمَرَاءُ النَّاسَ حُقُوْقَهُمْ فَلَا يُعْطُوْنَهَا فَيَقْتَتِلُوْنَ وَيَتَّبِعُ الْقُرَّاءُ أَهْوَاءَ الْأُمَرَاءِ فَيَمُدُّوْنَ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقَصِّرُوْنَ قُلْتُ يَا جِبْرَئِيْلُ فَبِمَ سَلِمَ مِنْهُمْ قَالَ بِالْكَفِّ وَالصَّبْرِ اِنْ اَعْطُوا الَّذِيْ لَهُمْ اَخَذُوْهُ وَاِنْ مَنَعُوْا تَرَكُوْهُ[۲] (رواہ الحاکم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آ کر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور اس کی طرف رجوع کرنے والے ہیں (یہ ایک کلمہ ہے جس کو تکلیف اور مصیبت کے وقت کہنا موجب دفع بلا اور ترقیٔ حسنات ہے) لہٰذا میں نے بھی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر اس وقت اس کے کہنے کی کیا وجہ ہے اے جبرئیل! کہا آپ کی امت آپ کے تھوڑے ہی زمانہ بعد فتنہ میں مبتلا ہوگی، میں نے کہا فتنہ کفر کا یا گمراہی کا؟ کہا سبھی کچھ ہوگا یعنی مرتد بھی ہو جائیں اور بعض گمراہ بھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا کہ یہ دونوں فتنے کیونکر ہوں گے میں تو ان میں اللہ

[۱] کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۷۵

[۲] منتخب کنز العمال علی ہامش مسند احمد بن بحوالہ الحکیم عن عمرو، کتاب کتاب الفتن، الباب الثانی، دار الفکر بیروت ۵/ ۳۹۹

کے کلام کو چھوڑ جاؤں گا ؟ کہا کلام اللہ ہی سے گمراہ ہوں گے یعنی اس کے معنی من گھڑے جوڑ کر جماعت اہل اسلام میں توڑ پھوڑ کریں گے اور یہ فتنہ قاریوں سے یعنی قرآن کے جاننے والوں دنیا دار مولویوں اور امیروں سے شروع ہوگا، امیر، لوگوں کے حق نہ دیں گے اور قتل کریں گے، مولوی بھی انہیں کی سی کہیں گے، حلال حرام کے بیان کرنے میں ان سے ڈریں گے اور ان کے پیچھے لگیں گے، پس گمراہی میں بڑھتے چلے جائیں گے پھر کمی نہیں کریں گے، میں نے کہا اے جبرئیل اس وقت ان سے بچاؤ کی کیا صورت ہے، کیا صبر جو کچھ وہ دیں لیں اور نہ دیں تو چپ چاپ صبر کر بیٹھیں''

یہ حدیث الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرہ کی تصدیق کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا سید دیدار علی مفتی آگرہ علیہ الرحمہ نے نقل فرمائی ہے۔ اس حدیث شریف کو جیسا کہ حوالہ سے معلوم ہوا علامہ علاء الدین علی متقی علیہ الرحمہ والرضوان نے بھی کنز العمال جلد ۱۱ میں چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ نقل فرمایا، یعنی فہم کی بجائے فہم، مفتنۃ کی بجائے مفتتنۃ اور فہم سلم منہم کی جگہ فہم سلم من سلم منہم ہے، لیکن معنی اور مفہوم میں اختلاف نہیں ہے۔

اور اس حدیث کو علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے العلل المتناھیۃ میں ذکر کرتے ہوئے اس کے تین راویوں پر جرح کی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں ''وقال یعقوب بن سفیان محمد بن حمید ھذا حمصی لیس بالقوی ومسلمۃ بن علی الدمشقی ضعیف الحدیث وعمر بن ذر الھمدانی و ھو عندی شیخ مجھول ولا یصح ھذا الحدیث" یعنی یعقوب بن سفیان نے کہا کہ محمد بن حمید یہ حمص کے رہنے والے ہیں قوی نہیں ہیں اور مسلمہ بن علی دمشقی ضعیف الحدیث ہیں اور عمر بن ہمدانی یہ میرے نزدیک شیخ مجہول ہیں اور یہ حدیث صحیح نہیں [1]

لیکن ان تینوں راویوں کے بارے میں دوسرے محدثین کی رائے علامہ ابن

[1] اسکا یہ مطلب نہیں کہ غلط اور باطل ہے بلکہ محدثین کی اصطلاح میں صحیح ایک اعلیٰ درجہ کی حدیث ہوتی ہے۔ منہ

جوزی کی رائے سے مختلف ہے چنانچہ تہذیب التہذیب میں ہے "عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ما عملت الا خیراً (عبداللہ بن احمد اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے محمد بن حمید حمصی کے بارے میں کہتے ہیں'' ان کے بارے میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں معلوم "وقال ابن معین و دحیم ثقۃ" (اور ابن معین اور رحیم نے ثقہ کہا) وذکرہ ابن حبان فی الثقات (ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا)

اور مسلمہ بن علی کے بارے میں دوسرے محدثین اگرچہ ان کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں تاہم امام سیوطی علیہ الرحمہ نے ان کے بارے میں فرمایا "مسلمۃ من رجال ابن ماجۃ لم یتھم بکذب" (مسلمہ ابن ماجہ کے رجال میں سے ہیں وہ کذب کے ساتھ متہم نہیں ہیں)

اور ابن عمر ذر کے بارے میں تہذیب التہذیب میں ہے "قال احمد بن محمد بن یحیٰ بن سعید القطان قال جدی عمر بن ذر ثقۃ فی الحدیث لیس ینبغی ان یترک حدیثہ لرأی أخطأ فیہ وقال الدوری و غیرہ عن ابن معین ثقۃ و کذا قال النسائی و الدار قطنی و قال العجلی کان ثقۃ بلیغاً و قال أبو حاتم کان صدوقا و کان مرجئا لا یحتج بحدیثہ وقال فی موضع آخر کان رجلا صالحا محلہ الصدق وقال ابن خراش صدوق من خیار الناس وکان مرجئا" [1]

(احمد بن محمد یحیٰ بن سعید قطان نے کہا میرے دادا نے فرمایا کہ عمر بن ذر حدیث میں ثقہ ہیں محض ایک رائے کی وجہ سے جس میں ان سے خطا ہوئی ان کی (روایت کردہ) حدیث کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے اور دوری وغیرہ نے ابن معین سے روایت کرتے ہوئے ثقہ کہا ہے اور اسی طرح نسائی اور دار قطنی نے بھی ثقہ کہا ہے اور عجلی نے بلیغ ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم نے کہا ہے کہ بڑے سچے تھے اور مرجئی تھے اس لیے ان کی

[1] الجزء السابع من تہذیب التہذیب

روایت کردہ حدیث کو دلیل نہیں بنایا جائے گا اور دوسری جگہ کہا نیک اور سچے تھے اور
ابن خراش نے کہا کہ نیک لوگوں میں سے سچے اور مرجئی تھے)

آپ کو تین راویوں کے بارے میں علامہ ابن جوزی اور دیگر محدثین کی آرا
معلوم ہوئیں، ان کی روشنی میں صرف مسلمہ بن علی ایسے ہیں جن کے ضعیف ہونے میں
سب کا اتفاق ہے باقی دو کے بارے میں اختلاف، اس لیے یہ حدیث زیادہ سے
زیادہ ضعیف ہوسکتی ہے اور ضعیف حدیث کے عقائد کے باب میں دلیل نہیں بنایا
جاسکتا اور تاہم اس حدیث شریف سے اور اس کے علاوہ مذکورہ بالا احادیث کریمہ سے
اتنی بات تو ضرور ثابت ہوتی ہے کہ امت اجابت میں سے کافر بھی ہوں گے اور گمراہ
بھی، جس سے ہمارے پیش کردہ نظریہ کی تائید یقیناً ہورہی ہے۔

اب ذیل میں ان عقائد و اعمال کو بیان کیا جارہا ہے جن کی وجہ سے مسلمان
قطعاً اور اجماعاً کافر و مرتد ہوجاتا ہے، تاکہ معلوم ہوجائے کہ وہ کون سے فرقے ہیں جو
کافر و مرتد ہونے کی بنیاد پر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

علامہ قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے شفا شریف جلد دوم فصل رابع میں "فی بیان
ما ھو المقالات کفر و ما یتوقف او یختلف فیه وما لیس بکفر" کے
عنوان کے تحت جو کچھ تحریر فرمایا ہے، طوالت سے بچنے کے لیے صرف اس کا ترجمہ
پیش کیا جارہا ہے وہ فرماتے ہیں:

(۱) اس سلسلے میں واضح بیان یہ ہے ہر وہ قول جس سے ربوبیت یا وحدانیت کی
صراحۃً نفی ہو یا اللہ کے علاوہ یا اس کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کی صراحت ہو تو
وہ کفر ہے۔

(۲) اسی طرح جس نے اللہ کی الوہیت اور اس کی وحدانیت کا اعتراف کیا
لیکن عقیدہ رکھے کہ وہ حی نہیں ہے قدیم نہیں یا یہ عقیدہ رکھے کہ وہ حادث اور صورت
والا ہے یا اس کے لیے لڑکا، لڑکی یا بیوی ہونے کا دعویٰ کرے یا جننے والا ہونے کا

دعویٰ کرے یا یہ دعویٰ کرے کہ وہ کسی چیز سے پیدا ہوا ہے یا ازل میں اس کے ساتھ
کوئی قدیم شئ تھی یا اس کے علاوہ عالم کا صانع کوئی اور ہے یا اس کے علاوہ کوئی مدبر
ہے تو یہ تمام باتیں اجماعاً کفر ہیں۔

(۳) اسی طرح ہم اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو عالم کے قدیم ہونے یا اس کی بقا کا
قائل ہو یا اس سلسلے میں بعض فلاسفہ اور دہریہ کے مذہب کی بنیاد پر شک کرے یا جسموں
میں تناسخ ارواح یا اس کے انتقال کا قائل ہو اور ان کی خباثت اور صفائی و ستھرائی کی وجہ
سے ان کو عذاب دیے جانے اور ان کو نعمت عطا کیے جانے کا قائل ہو تو وہ قطعاً کافر ہے۔

(۴) اور اسی طرح (ہم قطعی کافر کہتے ہیں) اس شخص کو جس نے الوہیت و
وحدانیت کا اقرار کیا لیکن سرے سے عام طور پر نبوت کا انکار کیا یا خاص طور سے ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا، ان انبیا میں سے جن کی نبوت کی صراحت اللہ
نے فرمادی ہے کسی کی نبوت کا جان بوجھ کر انکار کرے تو بلاشبہ وہ کافر ہے۔

(۵) اسی طرح (ہم اس کو قطعی کافر کہتے ہیں) جو وحدانیت اور نبوت کی صحت کا
معترف ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی معترف ہے لیکن انبیا
(علیہم السلام) کے لیے ان کی لائی ہوئی باتوں میں کذب کو جائز قرار دے خواہ اس
سلسلے میں اپنے خیال میں مصلحت کا دعویٰ کرے یا نہ کرے وہ اجماعاً کافر ہے۔

(۶) اور اسی طرح جس نے ہمارے نبی علیہ السلام کی طرف اس میں جس کی
آپ نے تبلیغ فرمائی اور خبر دی قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کی یا ان کے سچ ہونے میں
شک کیا یا ان کو گالی دی یا کہا کہ انھوں نے پیغام نہیں پہنچایا، یا ان کو ہلکا جانا یا انبیا میں
سے کسی کو ہلکا جانا یا ان کی توہین کی یا ان کو اذیت پہنچائی یا کسی نبی کو قتل کیا یا ان سے
جنگ کی تو وہ اجماعاً کافر ہے۔

(۷) اور اسی طرح ہم ان کو کافر کہتے ہیں جو بعض قدما کے مذہب پر چلتے ہوئے یہ
کہتے ہیں ک ہر حیوان کی جنس بندروں، سوروں، چوپایوں اور کیڑوں میں ایک ڈرانے والا یا